۴۔ گول گنبد

ادارہ

پہلی بات : عام طور پر مکانات اس لیے بنائے جاتے ہیں کہ انسان ان عمارتوں میں اپنے خاندان کے ساتھ رہ کر پرسکون زندگی گزار سکے۔ دنیا میں اس کے علاوہ بھی دیگر مقاصد کے تحت کئی عمارتیں بنوائی گئی ہیں۔کئی عالی شان محل اور مقبرے بادشاہوں کی یادگاریں ہیں جو اپنی بناوٹ اور خوب صورتی کے لیے مشہور ہیں۔تاج محل اس کی بہترین مثال ہے۔تاج محل میں شاہجہاں اور اس کی چہیتی بیوی ممتاز محل دفن ہیں۔اسی طرح اورنگ آباد کا بی بی کا مقبرہ اعظم شاہ کے ذریعے اپنی والدہ رابعہ درّانی کے لیے تعمیر کی گئی شاندار عمارت ہے۔بیجاپور، دکن میں گول گنبد بھی اسی قسم کا ایک مشہور مقبرہ ہے۔

ہندوستان میں بعض عمارتیں ایسی ہیں جو بے نظیر ہیں اور جنھیں دیکھنے کے لیے دُنیا بھر کے سیّاح دور دور کے ملکوں سے آتے ہیں۔ آگرے کا تاج محل، دہلی کا لال قلعہ، جامع مسجد اور قطب مینار، دکن میں اَجنتا، ایلورا کے غار، بی بی کا مقبرہ، حیدرآباد کا چار مینار اور بیجاپور کا گول گنبد قابلِ دید ہیں۔

جس زمانے میں شاہ جہاں آگرہ میں تاج محل بنوا رہا تھا،قریب قریب اسی زمانے میں بیجاپور میں محمد عادل شاہ گول گنبد کی تعمیر میں لگا ہوا تھا۔گول گنبد دکن کی عظیم الشّان اور عجیب وغریب عمارت ہے اور عادل شاہی دَور کی ایک بے مثال یادگار۔ عادل شاہی دور میں رعایا خوش حال تھی۔شاہی خزانے بھرے ہوئے تھے۔لوگوں کو آرام اور آسائش کے سامان مہیا تھے۔دکن علم و ہنر کا گہوارہ بنا ہوا تھا۔اس زمانے کی خصوصیت یہ تھی کہ بادشاہ اپنی زندگی ہی میں اپنے مقبرے کی عمارت بنا لیا کرتے تھے۔ ہر بادشاہ یہی چاہتا تھا کہ اپنے زمانے کی بہترین یادگار چھوڑے اور پہلے کے بادشاہوں پر سبقت لے جائے اور ایسا کام کر جائے جس کی مثال آئندہ زمانے میں بھی نہ مل سکے۔

محمد عادل شاہ سے پہلے اس کے باپ ابراہیم عادل شاہ ثانی نے اپنے لیے ایک نہایت ہی خوب صورت اور شاندار مقبرہ بنوایا تھا۔اس کی مثال اس زمانے میں تمام ملکِ دکن میں نہ تھی۔ یہ عمارت آج بھی موجود ہے اور ابراہیم روضہ کے نام سے مشہور ہے۔عمارت نہایت نفیس اور دلکش ہے۔اس کے منارے بڑے نازک اور خوشنما ہیں۔دیواروں میں پتھر کی نازک جالیاں ہیں جن میں کلامِ مجید کی آیتیں کندہ کی ہوئی ہیں۔الغرض صنّاعی، کاریگری اور گُل کاری کا یہ ایک نادر نمونہ ہے۔

ابراہیم عادل شاہ کے انتقال کے بعد محمد عادل شاہ کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وہ ایسی عمارت بنوائے جو ابراہیم روضے پر سبقت لے جائے۔ابراہیم روضے سے زیادہ خوب صورت عمارت بنانا اس کے لیے ممکن نہ تھا۔اس نے سوچا کہ اپنے لیے ایک بہت بڑا اور وسیع مقبرہ بنوائے کہ دکن کی کوئی عمارت اس کی ہمسری نہ کر سکے۔ابراہیم روضہ بھی اس کے سامنے دب جائے اور اس طرح اس کا نام ہمیشہ قائم رہے۔

اس عمارت کی تعمیر کے لیے اس نے ایک بلند ٹیلے کا انتخاب کیا۔ ٹیلے پر ایک بہت بڑا چبوترا بنایا گیا اور اس پر عمارت کی بنیاد رکھی گئی۔اس کی تعمیر میں برسوں لگ گئے۔اتفاق دیکھیے کہ عمارت بننے کے کچھ عرصے بعد ہی محمد عادل شاہ کا انتقال ہوگیا۔ اسے اس عمارت میں دفن کیا گیا۔یہی عمارت آج گول گنبد کے نام سے پہچانی جاتی ہے۔

گول گنبد ایک نہایت بلند اور شاندار عمارت ہے۔ اس کی بلندی کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ شہر کے باہر سے آنے والے مسافروں کو دور ہی سے اس عمارت کا گنبد سورج کی طرح اُبھرتا ہوا نظر آتا ہے۔ پھر عمارت اور شہر کا منظر دِکھائی دیتا ہے۔ یہ عمارت ایک مکعب نما ہے جس کا ہر ضلع ۱۵۶ رفٹ لمبا ہے۔ اس کے اوپر گنبد بنایا گیا ہے جس کی شکل نصف دائرے جیسی ہے۔ اس طرح پوری عمارت کم و بیش ۲۰۵ رفٹ بلند ہے۔ عمارت کے چاروں کونوں سے جڑے ہوئے چار ہشت پہلو مینار ہیں۔ ہر مینار سات منزلہ ہے اور ہر ایک کے اوپر برج ہے۔ ہر مینار کے قریب دیوار میں چکّردار زینہ ہے جس سے چھت پر پہنچا جاتا ہے۔ چھت سے گنبد میں جانے کے لیے آٹھ دروازے ہیں۔

گنبد کے اندر دیوار سے لگ کر ایک گیلری بنی ہوئی ہے جو دائرے کی شکل میں ہے اور گیارہ فٹ چوڑی ہے۔ گیلری کے کٹہرے کے سہارے نیچے عمارت کے صحن پر نظر ڈالیں تو محمد عادل شاہ اور اس کے عزیزوں کی قبریں نظر آتی ہیں۔ قبروں کے چاروں طرف چوبی جنگلا ہے۔

گنبد کی گیلری میں پہنچتے ہی دل پر ایک ہیبت سی طاری ہوجاتی ہے۔ انسان اپنے قدموں کی گونج سن کر سنّاٹے میں رہ جاتا ہے۔ قدموں کی آہٹ کئی بار سنائی دیتی ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے کوئی فوج چلی آرہی ہے۔ اگر کوئی کھانسے یا کھنکارے تو آواز گنبد کی دیوار سے ٹکرا کر دس پندرہ مرتبہ سنائی دیتی ہے۔ گیلری میں پتّھر کی کرسیاں رکھی ہوئی ہیں۔ ان پر آمنے سامنے بیٹھ جائیے۔ بیچ میں ۱۲۴ فٹ کا خلا ہے۔ دیوار کو منہ لگا کر کی جانے والی آہستہ بات بھی سامنے بیٹھے ہوئے آدمی کو ایسے سنائی دیتی ہے جیسے ٹیلیفون میں بات ہورہی ہو۔ یہاں تک کہ اگر گھڑی دیوار سے لگا دی جائے تو اس کی ٹک ٹک سامنے کا شخص دیوار سے کان لگا کر سن سکتا ہے۔ ایک تالی بجائیں تو تڑاتڑ بیسیوں تالیوں کی آواز آتی ہے۔

یوں تو تھوڑی بہت گونج ہر گنبد میں ہوتی ہے مگر اس قسم کی گونج نہ کہیں دیکھی نہ سنی اسی لیے اس عمارت کو 'بولی گنبد' بھی کہتے ہیں۔ اس گنبد میں آواز صاف اور بار بار سنائی دیتی ہے۔ اسی کو 'صدائے بازگشت' کہتے ہیں۔ عام طور پر بولنے والے اور سامنے کی دیوار کے درمیان ۶۰ فٹ کا فاصلہ ہوتو آواز دیوار سے ٹکرا کر واپس آتی اور صاف سنائی دیتی ہے۔ فاصلہ کم ہوتو آواز صاف سنائی نہیں دیتی۔ چونکہ بولی گنبد کا اندرونی قطر ۱۲۴ فٹ ہے یعنی درمیانی فاصلہ ۶۰ فٹ سے کہیں زیادہ ہے اس لیے آواز صاف اور بار بار سنائی دیتی ہے۔

گنبد کی اندرونی گولائی ۵۵۰ فٹ ہے۔ گنبد کی دیوار دس فٹ موٹی ہے۔ اتنے بڑے گنبد کا دیواروں پر قائم کرنا واقعی فنِ تعمیر کا کمال ہے۔ اتنا شاندار، عظیم اور عجیب وغریب گنبد دنیا میں کہیں اور نہیں پایا جاتا۔

معنی و اشارات

بے نظیر	بے مثال	Matchless
سیاح	سیر کرنے والا	Tourist
آسائش	راحت، آرام	Luxury
گہوارہ	جھولا	Cradle
سبقت لے جانا	کسی سے آگے بڑھ جانا	Excel
مقبرہ	قبر، مزار	Tomb
صناعی	کاری گری، ہنرمندی	Craftmanship
گل کاری	پھولوں کی سجاوٹ	Flower painting
ہمسری	برابری	Similarity of status
سناٹے میں رہ جانا	تعجب یا خوف سے خاموش رہ جانا	Awestruck
ہشت پہلو	آٹھ پہلو والا	Octagon

چوبی جنگلا - لکڑی سے بنا ہوا گھیرا Wooden railing

ہیبت طاری ہونا - ڈر لگنا Petrify

صدائے بازگشت - وہ آواز جو پہاڑ یا گنبد سے ٹکرا کر واپس آتی ہے Echo

مشق

❂ مقام کے سامنے مشہور عمارت کا نام لکھیے۔

آگرہ - .... دہلی - ....

دکن - .... اورنگ آباد - ....

بیجاپور - .... حیدرآباد - ....

❂ جوڑیاں لگائیے۔

ستون 'الف'	ستون 'ب'
شاہ جہاں	بی بی کا مقبرہ
محمد عادل شاہ	تاج محل
ابراہیم عادل شاہ ثانی	گول گنبد
اعظم شاہ	ابراہیم روضہ

❂ 'گول گنبد' سے متعلق ہر لفظ کے آگے اس کی خصوصیت لکھیے۔

گنبد - .... عمارت - ....

بلندی - .... مینار - ....

زینہ - .... گیلری - ....

صحن - .... چوبی جنگلا - ....

❂ گول گنبد کے مینار کی پانچ خوبیاں لکھیے۔

❂ ہندوستان میں بعض عمارتیں ایسی ہیں جو 'بےنظیر' ہیں۔ خط کشیدہ لفظ 'مرکب' لفظ ہے۔ بے + نظیر۔ 'بے' سابقہ ہے۔

❂ 'بے' سابقے کی مدد سے چار نئے الفاظ بنائیے۔

❂ دیے ہوئے مرکب الفاظ کو الگ الگ کرکے لکھیے۔

خوبصورت شاندار دلکش

❂ سبق میں ابراہیم روضہ اور گول گنبد کی تعریف میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان کو ذیل میں لکھیے۔

	ابراہیم روضہ	گول گنبد
۱۔		
۲۔		
۳۔		
۴۔		
۵۔		

❂ سبق کی روشنی میں ویب خاکہ مکمل کیجیے۔

عادل شاہی دور میں

رعایا - ....

شاہی خزانے - ....

دکن - ....

❂ صدائے بازگشت کی وضاحت کیجیے۔

❂ گول گنبد کو 'بولی گنبد' کہنے کی وجہ بتائیے۔

❂ گول گنبد عجیب و غریب عمارت ہے۔ وجہ لکھیے۔

❂ گنبد کی گیلری میں پہنچنے پر ہونے والے احساسات بیان کیجیے۔

❂ جملوں میں استعمال کیجیے۔

قابل دید ، سبقت لے جانا ، ہمسری کرنا ، ہیبت طاری ہونا ، سناٹے میں رہ جانا

79VEYR

اسم کی قسمیں

ذیل کے لفظوں (اسموں) کو توجہ سے پڑھیے۔

طالب علم ، بھائی ، بہن ، والد، کھلاڑی، جادوگر (شخص)

ہاکی، چائے، بال، تاج (چیز)

ملک، کالج، بازار، دکان، میدان (مقام)

ان اسموں سے خاص شخص، خاص چیز، خاص مقام کی پہچان نہیں ہوتی۔ ایسے اسموں کو 'اسمِ عام' (Common noun) کہتے ہیں۔

اب ذیل کے لفظوں (اسموں) کو پڑھیے۔

دھیان چند، محمد شاہد، آغا خان، ظفر اقبال، پروین (شخص)

کوہِ نور، قرآن (چیزیں)

لکھنؤ، فرانس، ماسکو، سیول، لکش دویپ (مقام)

ان اسموں سے خاص شخص، خاص چیز، خاص مقام کی پہچان ہوتی ہے۔ ایسے اسموں کو 'اسمِ خاص' (Proper noun) کہتے ہیں۔

صفت

ان جملوں کے خط کشیدہ لفظوں کو توجہ سے پڑھیے۔

۱۔ گول گنبد دکن کی عجیب وغریب عمارت ہے۔

۲۔ یہ شاہی دور کی ایک بے مثال یادگار ہے۔

۳۔ عادل شاہ نے ایک خوبصورت اور شاندار مقبرہ بنوایا تھا۔

آپ جانتے ہیں کہ ان جملوں میں گنبد، عمارت، دور، یادگار، مقبرہ اسم ہیں۔ ان اسموں سے پہلے جو خط کشیدہ الفاظ آئے ہیں، وہ اسموں کی خصوصیات بیان کرتے ہیں۔ اسم کی خصوصیت بتانے والے الفاظ 'صفت' کہلاتے ہیں۔

❂ ذیل کے جملوں میں صفت کے لفظوں کو خط کشیدہ کیجیے۔

۱۔ اس کے مینارے بڑے نازک اور خوشنما ہیں۔

۲۔ دیواروں میں پتھر کی نازک جالیاں ہیں۔

۳۔ اس نے ایک بلند ٹیلے کا انتخاب کیا۔

ضمیر/ضمیرِ شخصی

آپ پڑھ چکے ہیں کہ اسم کے بدلے استعمال کیے جانے والے الفاظ ضمیر کہلاتے ہیں۔ اس کی مثال دیکھیے۔

عادل شاہ دکن کا مشہور بادشاہ تھا۔

عادل شاہ انصاف پسند بادشاہ تھا۔

عادل شاہ ایک خوبصورت عمارت تعمیر کروانا چاہتا تھا۔

ان جملوں میں 'عادل شاہ' کا نام بار بار آرہا ہے۔ یہ تکرار جملوں میں بھلی نہیں معلوم ہوتی اس لیے دوسرے جملے یوں ہونے چاہئیں:

وہ انصاف پسند بادشاہ تھا۔

وہ ایک خوبصورت عمارت تعمیر کروانا چاہتا تھا۔

ان جملوں میں اسم عادل شاہ کے بدلے لفظ 'وہ' استعمال کیا گیا۔ اسم کے بدلے استعمال کیے جانے والے لفظ کو 'ضمیر' کہتے ہیں۔ آپ نے یہ الفاظ بھی ضرور پڑھے ہیں: میں، ہم، تو، تم، آپ۔ یہ الفاظ بھی ضمیریں ہیں۔ انھیں ضمیرِ شخصی کہا جاتا ہے۔

❂ ذیل کی خالی جگہوں میں مناسب 'ضمیرِ شخصی' استعمال کیجیے۔

۱۔ ....اونچا سنتے تھے۔

۲۔ کیا..........بتا سکتے ہیں اتنا بڑا دانہ کہاں پیدا ہوا تھا؟

۳۔ ....گیند کی تلاش کر رہا ہوں۔

۴۔ اس نے پوچھا..........کہاں جا رہے ہو؟

۵۔ اس نے پوچھا..........کہاں جا رہے ہیں؟

غم و غصے کو اپنے سینے میں دبا لینا
اس آئندہ دُکھ درد سے دل کو بچاتا ہے
جو ظاہر کر دینے سے دوسروں کے دلوں کو
محسوس ہوتا ہے۔